سوال

قرآن مجید میں سورتوں کی ترتیب نزول کے اعتبار سے کیوں نہیں ؟

جواب

الحمد للہ

قرآن مجید کی آیات وسورتوں کی ترتیب پر بہت سی نصوص اوراجماع ایک معلوم ومشہور معاملہ ہے ، اس پراجماع نقل کرنے والوں میں کئی ایک علماء شامل ہیں جن میں زرکشی نے برھان میں اورابوجعفر نے بھی نقل کیا ہے جس کی عبارت کچھ اس طرح ہے :

قرآن مجید میں سورتوں کی ترتیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے توقیفی اوران کے حکم سے ہیں جس میں مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ۔ انتھی ۔

اسکے متعلق نصوص میں سے کچھ یہ ہیں :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ آپ کوکس نے اس پرابھارا کہ سورۃ انفال جوکہ سوسے کم آیات اورسورۃ البراءۃ جوسوسے زیادہ آیات پر مشتمل ہے کے آپس میں ملادیا اوران کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی نہیں لکھی اورانہیں سات لمبی سورتوں میں رکھا ہے ۔

توعثمان رضی اللہ تعالی کہنے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ نازل ہوتی تھی ، جب بھی کوئی آیت نازل ہوتی آپ کاتبوں کو طلب کرکے کہتے کہ یہ آیات فلاں سورۃ جس یہ کچھ مذکورہے میں لکھ دو ۔

سورۃ الانفال مدینۃ میں نازل ہونے والی ابتدائی سورتوں میں سے ہے اورسورۃ البراءۃ نزول کے اعتبار سے آخری سورتوں میں ہے اس کا مضمون سورۃ الانفال سے ملتا جلتا ہے تو یہ گمان کرلیا گیا کہ یہ بھی اس کا ایک حصہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تواس کے متعلق بیان نہیں کیا کہ یہ بھی اس کا ایک حصہ ہے لھذا میں نے ان دونوں کوملادیا اوران کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں لکھی اوراسے سبع الطوال (سات لمبی سورتوں میں رکھا ۔

اسے امام احمداورابوداود اورامام ترمذی اورنسائی اورابن حبان اورحاکم روایت کیا ہے ، امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا اورامام ذھبی رحمہ اللہ نے اس میں موافقت کی ہے دیکھیں المستدرک (320/2)

اورامام احمد نے مسند (218/4) میں حسن کی سند سے عثمان بن ابی العاص سے بیان کیا :

عثمان بن ابی العاص بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے نظریں اٹھائیں اورپھر سیدھی کرلیں کہ حتی کہ قریب تھا کہ زمین کے ساتھ ملادیں ، پھر نظریں اٹھا کرفرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اورحکم دیا کہ میں یہ آیت اس سورۃ میں فلاں جگہ پر رکھوں ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینھی عن الفحشاء والمنکروالبغی یعظکم لعلکم تذکرون یقینا اللہ تعالی عدل واحسان اوررشتہ داروں کودینے کا حکم دیتا اورفحاشی اوربرائی اوربغاوت سے روکتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ۔ مسند احمد (4/ 218) ۔

ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ ابن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا سورۃ البقرۃ میں جو یہ آیت ہے والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا اس فرمان تک

غیر اخراج کو دوسری آیت نے منسوخ کر دیا ہے آپ نے اسے کیوں نہیں لکھا تو وہ کہنے لگے بھتیجے اس رہنے دو میں نے کسی بھی چیز کو اس کی جگہ سے تبدیل نہیں کیا۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (4536)۔

عمر رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ کلالہ کے بارہ میں سوال کیا حتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ میں انگلی مار کر کہا کیا تمہیں سورۃ النساء کی آخری آیت الصیف کافی نہیں۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1617)

اسی طرح سورۃ البقرۃ کی آخری ایات کے متعلق بھی نصوص وارد ہیں۔

ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ مرفوعا بیان کرتے ہیں کہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورۃ الکھف کی پہلی دس آیات حفظ کیں وہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

اور ایک روایت کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں جس نے سورۃ الکھف کی آخری دس آیات پڑھیں۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (809)۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام کی موجودگی میں مختلف سورتوں کا پڑھنا بھی اس پر دلالت کرتا ہے کہ ان سورتوں میں آیات کی ترتیب توقیفی ہے، اور صحابہ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی ترتیب کے خلاف مرتب نہیں کر سکتے تو یہ تواتر تک جا پہنچتا ہے۔

قاضی ابو بکر نے "الانتصار" میں کہا ہے کہ:

آیات کی ترتیب کا معاملہ واجب اور حکم لازم ہے اس لئے کہ جبریل علیہ السلام فرماتے کہ یہ آیت فلاں جگہ پر رکھو۔

اور قاضی ابو بکر کا یہ بھی قول ہے کہ: ہمارا یہ بھی اعتقاد ہے کہ:

اللہ تعالی کا نازل کردہ مکمل قرآن مجید اس کے رسم کو ثابت رکھنے کا حکم دیا اور نسوخ نہیں کیا اور نہ ہی نزول کے بعد اس کی تلاوت کو منسوخ کیا ہے، یہ وہی ہے جو مصحف عثمان کے دو گتوں کے درمیان پایا جاتا ہے اور اس میں کسی بھی قسم کی کمی زیادتی نہیں، اور اس کی ترتیب و نظم اسی طرح ثابت ہے جس طرح کہ اللہ تعالی نے مقرر فرمائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ترتیب دیا اس میں کوئی بھی سورۃ ایک دوسری سے مقدم و موخر نہیں کی گئی، اور یہ کہ امت نے سورتوں کی ترتیب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ضبط کی ہے جس طر ح کہ اس کی تلاوت و قرآت ثابت ہیں۔۔

امام بغوی رحمہ اللہ نے شرح السنۃ میں کچھ اس طرح رقمطراز ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو قرآن مجید اسی ترتیب پر پڑھاتے اور سکھاتے تھے جو کہ آج مصاحف میں موجود ہے اور جبریل علیہ السلام انہیں نزول کے وقت انہیں بتاتے کہ یہ آیت فلاں سورۃ میں فلاں جگہ پر لکھی جائے، تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ صحابہ کرام کی سعی و کوشش قرآن مجید کو ایک جگہ جمع کرنے کی تھی نہ کہ اس کی ترتیب میں اس لئے کہ قرآن کریم اسی ترتیب کے ساتھ لوح محفوظ میں لکھا ہوا تھا تو اللہ تعالی نے بالجملہ اسے آسمان دنیا پر نازل فرمایا، پھر اس کے بعد بوقت ضرورت قرآن کریم کا نزول ہوتا رہا اور ترتیب نزول تلاوت کی ترتیب کے علاوہ ہے۔

تو کیا سورتوں کی ترتیب توقیفی ہے یا کہ صحابہ کرام کا اجتھاد؟ اس مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے، جمھور دوسرے قول کے قائل ہیں جن میں امام مالک اور قاضی ابو بکر کا ایک قول ہے

ابن فارس کا قول ہے کہ :

قرآن کریم کے جمع کی دو قسمیں ہیں ایک سورتوں کی تالیف مثلا سبع طوال سورتوں کی تقدیم کے بعد سو آیات والی سورتوں کا لانا، تو صحابہ کرام نے یہ کام کیا ۔

اور دوسری قسم آیات کو سورتوں میں جمع کرنا، یہ قسم توقیفی ہے جس میں کسی کا بھی دخل نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کے حکم سے جبریل علیہ السلام کے کہنے کے مطابق اس کی ترتیب دی ۔

تو اس سے ہی سورتوں کی ترتیب میں سلف کے اختلاف پر استدلال کر کے بعض نے سورتوں کی ترتیب نزول کے اعتبار سے کی جس طرح کہ مصف علی رضی اللہ تعالی عنہ ہے جس کی پہلی سورۃ اقراء پھر مدثر پھر نون پھر مزمل اور اسی طرح دوسری سورتیں، اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کے مصحف میں پہلی سورۃ البقرۃ پھر النساء پھر آل عمران، اور اسی طرح مصحف ابی بھی اختلاف شدید کے ساتھ ۔

اور کرمانی کا " البرھان " میں یہ قول ہے کہ :

اللہ تعالی کے ہاں لوح محفوظ میں سورتوں کی ترتیب اسی طرح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی جبریل علیہ السلام کے ساتھ ہر سال جتنا بھی جمع ہو چکا ہوتا اسے اسی ترتیب سے دور کیا کرتے تھے، جس سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اس میں انہوں نے جبریل علیہ السلام کے ساتھ دو مرتبہ دور کیا، نزول کے اعتبار سے آخری آیت واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ نازل ہوئی تو جبریل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ یہ آیت آیت ربا (سود) اور دین (قرض) کے درمیان لکھیں ۔

اور " برھان " میں زرکشی کا قول اس طرح منقول ہے :

دونوں فریقوں میں لفظی اختلاف ہے اس لیے کہ دوسرے قول کے قائلین یہ کہتے ہیں کہ ان کی طرف اس کا اشارہ کیا گیا ہے تا کہ اس کے اسباب نزول اور کلمات کے مقامات ان کے علم میں لائے جا سکیں ۔

اور اسی لیے امام مالک رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ : انہوں نے قرآن مجید جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اسی طرح جمع کیا اور سورتوں کی ترتیب میں انکا اجتھاد تھا تو اس میں اختلاف یہ ہے کہ کیا یہ توقیف قولی ہے یا کہ صرف اسناد فعلی سے متعلق ہے جس میں انکے لیے تدبر و تفکر کی گنجائش پائی جاتی ہے ۔

اور امام بیھقی " المدخل " میں کچھ اس طرح رقمطراز ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں قرآن کریم میں انفال اور برآءۃ کے علاوہ باقی سورتوں اور آیات کی ترتیب اسی طرح ہی تھی جیسا کہ حدیث عثمان رضی اللہ تعالی عنہ گذر چکی ہے ۔

اور ابن عطیہ رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ :

بہت ساری سورتوں کی ترتیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی معروف تھی مثلا سبع الطوال (سات لمبی سورتیں) ، اور وہ سورتیں جن کے شروع میں حم آتا ہے، اور سورالمفصل اور ہو سکتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کے علاوہ باقی سورتوں کا معاملہ امت کے سپرد کر دیا گیا ہو ۔ ابو جعفر رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

آثار ابن عطیہ کے بیان سے زیادہ شاھد ہیں اور باقی بہت ہی کم چیز بچتی ہے جس میں اختلاف ہو سکتا ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (زہراوین پڑھا کرو جو کہ آل عمران اور البقرۃ ہیں) صحیح مسلم (804) ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنھما بیان کرتے ہیں کہ سورۃ بنی اسرائیل، اور الکھف، مریم، طہ، الانبیاء، یہ پہلی اور قدیم سورتوں میں سے ہیں ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (4739

)۔

اورابوجعفرالنحاس کہتے ہیں کہ مختاربات یہ ہے کہ سورتوں کی یہ ترتیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی اسی طرح ہے جیسا کہ حدیث واثلہ رضی اللہ تعالی عنہ میں ہے کہ (سبع الطوال تورات کی جگہ پر دی گئ ہیں) وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات کی دلالت ہے کہ قرآن کریم کا جمع کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ماخوذ ہے ۔

اورحافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کچھ اس طرح رقمطراز ہیں :

سورتوں کی ایک دوسروں یا اکثر پر ترتیب اس کے توقیفی ہونے میں مانع نہیں ، ان کا کہنا ہے کہ اس کی ترتیب توقیفی ہونے پر مندرجہ ذیل حدیث دلالت کرتی ہے :

اوس بن حذیفۃ رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی توان سے سوال کیا کہ آپ قرآن مجید کی تقسیم کیسے کیا کرتے تھے ، انہوں نے جواب دیا ہم چھ اور پانچ اور سات اور نو اور گیارہ اور تیرہ سورتوں میں تقسیم کرتے تھے اور سورۃ ق سے قرآن کریم کے آخر تک حزب مفصل میں تقسیم کرتے تھے ۔

حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسملم کے دور میں سورتوں کی ترتیب پر دلالت کرتا ہے (وہی ترتیب آج مصاحف میں پائ جاتی ہے) اوراس کا احتمال ہے کہ خاص کر اس وقت حزب المفصل باقی دوسری سورتوں کے خلاف مرتب تھا ۔

دیکھیں : الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی (1/62-65)

واللہ تعالی اعلم .